دارالافتاء دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524 رابطہ

91815
فتویٰ نمبر

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو کیا وہ فدیہ گندم کی موجودہ قیمت کے اعتبار سے دینا ہوگا یا گذشتہ سالوں کی قیمت کے اعتبار سے؟ شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

۲۔ کیا فدیہ کی رقم سے اسی میت کی بیوہ بچوں کو مکان بنا کے دیا جا سکتا ہے جبکہ وہ سید بھی نہیں؟ اور فدیہ بھی میت کی طرف سے وصیت کیے بغیر ادا کیا جا رہا ہے؟

المستفتی

محمد حنیف

الجواب بتوفیق ملہم الصواب

۱۔ فی نماز پونے دو کلو گندم یا اسکی موجودہ قیمت فدیہ ہے۔ ۲۔ فدیہ غیر وارث کو دیا جائے، مرحوم کی بیوہ بچوں کی خدمت دوسرے مال سے کی جائے۔

والدلیل علی ذلک:

فی الدر المختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۲۸۵، ۲۸۶

وجاز دفع القیمة فی زکاة وعشر وخراج وفطرة ونذر وکفارة غیر الاعتاق ا ه وتعتبر القیمة یوم الوجوب وقالا: یوم الاداء۔ وفی المحیط: یعتبر یوم الاداء بالاجماع وهو الاصح

وعلیه فاعتبار یوم الاداء یکون متفقا علیه عنده وعندهما۔

وفی البحر الرائق ج ۲ ص ۳۷۶

وإن أدی قیمتها فعنده تعتبر القیمة یوم الوجوب فی الزیادة والنقصان وعندهما فی الفصلین تعتبر یوم الاداء .... ویجوز دفع القیمة فی الزکاة والکفارة وصدقة الفطر والعشر والنذر۔

وفی التتارخانیة ج ۳ ص ۲۱۳، ۲۱۴

وبنو هاشم الذین یحرم علیهم الصدقة: آل عباس، وآل جعفر، وآل عقیل، وآل علی، وولد الحارث بن عبد المطلب۔ وفی الهدایة: وموالیهم، فانما یحرم علیهم الصدقة۔ الواجبة: من العشر والنذر والکفارات، وفی الخانیة: وجزاء الصید، فأما الصدقة علی وجه الصلة والتطوع فلا بأس به

وفی الفتاوی الهندیة: وکذا لا یجوز البذل للغنی۔

جاری ہے

وفي المحيط البرهاني ج ٣ ص ٢١٥

وإنما يحرم على هؤلاء الصدقة الواجبة من العشور والنذور والكفارات، فأما الصدقة على وجه التصدق والتطوع فلا بأس -

والله أعلم بالصواب.

كتبه

نعمت الله نورستاني

از دار الافتاء دار العلوم كبير والا

الجواب صواب

[illegible]

دار العلوم كبير والا

٢/٦/١٤٣٢ھ